اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیآء: 107)

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ۔وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

نبیء رحمت ﷺ کی شفقت:۔

نبی علیہ الصلوۃ والسّلام کل جہانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے ۔ آپ ﷺ امت کے لئے بہت ہی شفیق اور مہربان تھے۔قرآن مجید میں ہے۔

عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبہ: 128) جب مسلمانوں پر کوئی مشکل آتی ہے تو وہ ان کے نزدیک بوجھل ہوتی ہے اور وہ اس بات کے طلبگار ہوتے ہیں کہ ایمان والوں کو زیادہ سے زیادہ رحمتیں ملیں اور وہ ان کے ساتھ بڑے رؤف اور رحیم ہیں۔ دوسری طرف امتیوں کے دلوں میں ان کی محبّت کا یہ مقام ہے کہا اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ (الاحزاب: 6) نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام مومنوں سے ان کی اپنی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ یعنی ان کو نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے ساتھ اپنی جان سے بھی زیادہ محبّت ہے۔

دو بے مثال نعمتیں:۔

اللہ رب العزت کی دو نعمتیں بے مثال ہیں۔ پہلی نعمت ’’اسلام‘‘ ہے۔کوئی آدمی کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو، اگر وہ اسلام قبول کر لے تو اسلام اس کے پہلے والے تمام گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

اَلْاِسْلَامُ یَھْدِمُ مَن قبلہ اسلام اپنے سے پہلے والے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔اس نعمت خداوندی کا قرآن مجید میں یوں تذکرہ کیا گیا،

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (المائدہ:3) آج کے دن میں نے تم پر دین کو مکمّل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت کامل کر دی۔ اس آیت مبارکہ میں دین کو اللہ تعالیٰ نے نعمت قرار دیا۔ دوسری نعمت ''نبی علیہ الصلوۃ والسّلام کی ذات بابرکات'' ہے۔ آپ خود اندازہ لگائیں کہ اللہ رب العزت نے ہمیں اربوں کھربوں نعمتیں عطا فرمائیں اور یہاں تک فرما دیا کہ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (ابراهیم: 34) اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو تم گن نہیں سکو گے۔ اتنی نعمتیں دینے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے احسان نہیں جتلایا، آنکھیں دیں مگر احسان نہیں جتلایا، زبان دی مگر احسان نہیں جتلایا، دل ودماغ دیئے مگر احسان نہیں جتلایا، رزق دیا مگر احسان نہیں جتلایا زمین کے لئے سورج، چاند اور ستارے بنائے مگر احسان نہیں جتلایا، البتہ ایک ایسی نعمت بھی دی کہ دینے والے کو بھی مزہ آ گیا اور اس دینے والے نے بھی فرمایا۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا (ال عمران: 164) تحقیق اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان کیا کہ ان میں اپنے رسول ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان کیا کہ ان میں اپنے رسول ﷺ کو مبعوث فرمایا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیں کہ نبی علیہ الصلوۃ والسّلام اللہ رب العزت کی طرف سے ایسی نعمت ہیں کہ یہ اس کا بندوں پر احسان ہے۔ ان دونوں نعمتوں کا کوئی نعم البدل نہیں۔

عورت کے دل میں بچے کی محبّت:۔

نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ جیسے عورت کے دل میں بچے کے ساتھ محبّت کا ہونا فطری چیز ہے اس کو ہر بچے کے ساتھ عمومی محبّت ہوتی ہے اپنے بیٹے کے ساتھ خصوصی محبّت ہوتی ہے۔ اگر کچھ مرد حضرات کسی جگہ موجود ہوں اور ان کے سامنے

کوئی بچہ روئے تو وہ اتنے زیادہ متوجہ نہیں ہوں گے لیکن اگر کوئی عورت قریب ہوگی تو اس کا دل فوراً پسیج جائے گا اور اٹھ کر معلوم کرے گی کہ بچہ کیوں رو رہا ہے۔

ایک عجیب مقدمہ:۔

ایک بچے پر دو عورتوں نے مقدمہ کر دیا۔ ایک کہتی تھی کہ یہ میرا بیٹا ہے اور دوسری کہتی تھی کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ وقت کے قاضی نے کہا، اچھا دلائل سے تو یوں پتہ نہیں چل رہا کہ یہ بچہ کس کا ہے لہٰذا ہم بچے کے دو ٹکڑے کر دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو بچے کے دو ٹکڑے کروانے پر تیار ہوگئی مگر دوسری نے کہا کہ بچے کے ٹکڑے نہ کریں، بچہ اسی عورت کو دے دیں، چلو میں اس کو کبھی کبھی تو دیکھ لیا کروں گی۔ اس بات سے قاضی نے اندازہ لگا لیا کہ ان دونوں میں سے وہ بچہ کس کا ہے۔ یوں گویا ماں خود تو قربان ہو جاتی ہے مگر اس سے بچے کی تکلیف نہیں دیکھی جا سکتی۔

ہر کام امت کیلئے رحمت:۔

نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام تمام جہانوں کے لئے عمومی طور پر رحمت بن کر تشریف لائے اور اپنی اس گنہگار امت کے لئے خصوصی طور پر رحمت بن کر آئے۔ چنانچہ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا ہر کام رحمت بنا۔

نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی بھول۔۔۔ایک رحمت:۔

ایک مرتبہ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ظہر یا عصر کی نماز میں چار رکعت کی نیت باندھی اور دو رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ صحابہ کرام کے اندر اتنا ادب تھا کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ نے چار رکعتوں کی بجائے دو رکعتیں پڑھیں بلکہ یوں پوچھا، اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا آج کے بعد اس نماز کی دو رکعتیں ہوگئی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، نہیں چار رکعتیں ہی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے محبوب ﷺ! آپ نے تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا ہے۔ یہ سن کر

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لَا نَسِیْتُ بَلْ نُسِّیْتُ میں بھولا نہیں بلکہ بھلایا گیا ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھلایا ہے کہ اس بھول کی وجہ سے امت کے لئے سجدۂ سہو کا مسئلہ واضح ہو جائے۔ سبحان اللہ ،جس محبوب ﷺ کا بھول جانا بھی امت کے لئے رحمت ہو اس محبوب ﷺ کا حالت ہوش اور بیداری میں ہونا امت کے لئے کتنی بڑی رحمت ہوگا۔

نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی نیند۔۔۔ایک رحمت:۔

ایک مرتبہ آپ ﷺ صحابہؓ کے ہمراہ جہاد سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ دیر ہوگئی، رات کے وقت آپ ﷺ نے حضرت بلال کو فرمایا کہ آپ پہرہ دیں اور پھر فجر کی نماز کے لئے سب کو جگا دینا۔ سب حضرات آرام فرمانے لگے اور حضرت بلال پہرہ دینے لگے۔ پہرہ دیتے دیتے حضرت بلال نے ایک جگہ ٹیک لگائی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بھی نیند مسلّط فرما دی۔ حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی۔ جب سورج کی شعاعوں نے نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے رخسار مبارک کے بوسے لئے تو آپ ﷺ بیدار ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا، بلال! تم بھی سو گئے اور ہمیں بھی نہ جگایا۔ عرض کیا، اے اللہ کے محبوب ﷺ! جس ذات نے آپ پر نیند طاری کر دی اسی پروردگار نے مجھے بھی سلا دیا۔ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اس لئے نیند طاری فرما دی کہ یہ نماز قضا ہو اور تم لوگوں کے سامنے قضا نماز کو ادا کرنے کا مسئلہ واضح ہو جائے۔ یہاں سوچنے کی بات یہ ہے کہ جس نبیء رحمت کا سو جانا بھی امت کے لئے رحمت ہو ان کا جاگنا امت کے لئے کتنی بڑی رحمت ہوگا۔

بددعا کے رحمت بننے کی دعا:۔

حدیث پاک میں آیا ہے کہ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے یہ دعا مانگی ، اے اللہ! اگر میں کسی کے لئے بددعا کروں ،اور کسی کو ماروں تو اے اللہ! میری بددعا کو اور میرے برے کلمہ کہنے کو اس شخص کے حق میں رحمت بنا دینا اور اسے اپنا قرب عطا فرما دینا۔جس محبوب ﷺ کی زبان سے بالفرض بددعا نکلے اور وہ بھی رحمت بن جائے تو اس محبوب ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے جو دعائیں نکلیں وہ کتنی بڑی رحمت بنی ہوں گی۔

نبیءرحمت ﷺ کی رحمت کی تقسیم:۔

نبی رحمت کی رحمت للعالمینی سے ہر ایک نے حصہ پایا۔

ماں کا حصہ:۔

نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی رحمۃ للعالمینی سے ماں نے حصہ پایا، دنیا کو ماں کے مقام کا ابھی اتنا پتہ نہیں تھا۔ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے آ کر وضاحت فرمائی کہ تمہارے لئے جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ہی آ کر بتایا کہ جو بیٹا یا بیٹی اپنی ماں کے چہرے پر محبّت وعقیدت کی ایک نظر ڈالے اللہ تعالیٰ ہر نظر کے بدلے اسے ایک حج یا عمرے کے برابر اجر عطا فرمائیں گے۔

بیٹی کا حصہ:۔

آپ ﷺ کی رحمت سے بیٹی نے حصہ پایا۔ چنانچہ وہ عرب لوگ جو اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے اور جو بیٹی کی پیدائش کے بارے میں سنتے تھے تو ان کے چہروں پر سیاہی آ جاتی تھی ،ان عربوں کو نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے یہ تعلیم دی کہ جس گھر میں دو بیٹیاں ہوں اور باپ ان کی اچھی تربیت کرے حتیٰ کہ ان کی شادی کر دے تو وہ جنت میں میرے ساتھ ایسے ہوگا جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتی ہیں۔ سبحان اللہ ، بیٹی کو کتنا بلند مقام ملا۔اسی لئے فقہاء نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے

ہاں بیٹا بھی ہو اور بیٹیاں بھی ہوں اور وہ کوئی چیز گھر میں لے کر آئے تو اس باپ کو چاہئے کہ وہ پہلے اپنی بیٹی کو چیز دے اور بعد میں بیٹے کو دے۔ سبحان اللہ، بیٹی کو ایک بلند مقام ملا اور لوگوں پر واضح ہوا کہ بیٹی زحمت نہیں بلکہ بیٹی رحمت ہے۔

بیوی کا حصہ:۔

آپ ﷺ کی رحمت للعالمینی سے بیوی نے بھی حصہ پایا۔ عربوں میں بیویوں کو ایسی مصیبت میں ڈال دیا جاتا تھا کہ ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا تھا۔ نہ ان کو وراثت میں کوئی حق ملتا تھا، خاوند اپنی بیوی کو نہ طلاق دیتے تھے اور نہ انہیں اچھی طرح اپنے پاس رکھتے تھے۔ وہ انہیں درمیان میں ہی معلّق کر دیتے تھے۔ ان کا کوئی حق بھی تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ لیکن نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے تشریف لا کر بیوی کو حقوق دلوائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم میں سے اپنے اہل خانہ کے لئے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا کہ دنیا ایک متاع ہے اور بہترین متاع نیک بیوی ہے۔ ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا، مجھے تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں محبوب ہیں۔ ان میں سے ایک چیز نیک بیوی فرمائی۔ گویا آپ ﷺ نے ان تعلیمات کے ذریعے معاشرے میں بیوی کے مقام کو واضح فرمایا۔

خاوند کا حصہ:۔

آپ ﷺ کی رحمۃ للعالمینی سے خاوند نے بھی حصہ پایا۔ خاوند کے مقام کا کسی کو پتہ نہیں تھا۔ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر اللہ رب العزت کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کی اجازت ہوتی تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ خاوند کو یہ مقام اللہ رب العزت نے محبوب ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کے صدقے عطا فرمایا۔

چھوٹے بڑوں کا حصہ:۔

آپ ﷺ کی ذات بابرکات کے صدقے چھوٹے بڑوں نے حصہ پایا۔مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا فَلَیْسَ مِنَّا جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا احترام نہیں کرتا وہ ہم میں سے ہی نہیں۔ چنانچہ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے تعلیم دی کہ جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا احترام نہیں کرتا وہ ہم میں سے ہی نہیں۔

علمائے کرام کا حصہ:۔

آپ ﷺ کی رحمۃ للعالمینی سے علما نے بھی حصہ پایا نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَـآءِ علماء انبیا کے وارث ہیں۔اور بعض روایات میں فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند اٹھائے جائیں گے۔اور فرمایا کہ جس نے کسی عالم باعمل کے پیچھے نماز پڑھی ایسا ہی ہے جیسے اس نے میرے پیچھے نماز پڑھی۔ کیونکہ جب کام بڑا ہوتا ہے تو پھر مقام بھی بڑا ملتا ہے۔حتیٰ کہ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا۔فَقِیْہٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ کہ ہزار عبادت گزار ہوں تو بھی ایک عالم ان سے زیادہ بھاری ہے۔

طالب علموں کا حصہ:۔

تاجدار مدینہ ﷺ کی رحمۃ للعالمینی سے طالب علموں نے بھی حصہ پایا۔ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا،مَنْ کَانَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ کَانَتِ الْجَنَّۃَ فِیْ طَلَبِہٖ جو انسان علم کی طلب میں ہوتا ہے جنت اس بندے کی طلب میں ہوتی ہے۔ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی طالب علم اپنے گھر سے علم حاصل کرنے کے لئے قدم نکالتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے

فرشتے اس کے پاؤں کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں۔یوں نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی رحمۃ للعالمینی کی وجہ سے طالب علم کو عزت اور شرف بخشا گیا۔

مجاہد کا حصہ:۔

نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی رحمۃ للعالمینی سے مجاہد نے بھی حصہ پایا۔اللہ کے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی انسان اللہ کے راستے میں نکلتا ہے اور اسے کوئی بھی تکلیف پہنچتی ہے تو اسے ہر چھوٹی بڑی تکلیف پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر نصیب ہوتا ہے۔ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ (التوبہ:120) اللہ کی طرف سے ان کے لئے ہر ہر بات پر اجر لکھا جاتا ہے۔ایک اور روایت میں آیا ہے کہ نبی علیہ السّلام نے ارشاد فرمایا کہ مجاہد جب اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے تو ابھی اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر نہیں گرتا کہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کے دس گناہوں کی مغفرت کا فیصلہ فرما دیتے ہیں۔نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا جب لوگوں کی روح قبض کرنے کا وقت آتا ہے تو ان کی روح کو ملک الموت قبض کرتے ہیں،لیکن جب مجاہد کے شہید ہونے کا وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا ضابطہ بدل لیتے ہیں اور ملک الموت کو ارشاد فرماتے ہیں،اے ملک الموت! میرا یہ بندہ میرے نام پر اپنی جان دے رہا ہے،اب اس کی روح لینے کا وقت ہے،اب تو پیچھے ہٹ جا،اس کی روح میں خود لوں گا۔چنانچہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجاہد کی روح کو خود جسم سے جدا کرتے ہیں......اصول تو یہ تھا کہ ولی ہو،ابدال ہو،قطب ہو یا کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو،اگر وہ فوت ہو جائے تو چونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونا ہے اس لئے اس کو نہلا دیا جائے،پہلے کپڑے

اتار دیئے جائیں اور کفن کے کپڑے پہنا دیئے جائیں تا کہ یہ ایک یونیفارم میں اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو۔لیکن جب مجاہد کا معاملہ آیا تو پروردگار عالم نے اس کی محبّت کے صدقے اپنے ضابطے بدل دیئے اور فرمایا کہ اس کو نہلانا بھی نہیں کیونکہ یہ تو اب خون میں نہا چکا ہے،اب اسے پانی سے نہلانے کی کیا ضرورت ہے؟ اسے کفن پہنانے کی بھی ضرورت نہیں،اس کے کپڑوں پر جو خون کے داغ لگے ہیں یہ تو مجھے پھولوں کی طرح محبوب ہیں، میں چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن یہ انہی خون آلود کپڑوں میں میرے سامنے کھڑا کر دیا جائے۔سبحان اللہ۔

تاجر کا حصہ:۔

اللہ کے محبوب ﷺ کی رحمۃ للعالمینی سے تاجر کو حصہ ملا۔چنانچہ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا سچا تاجر قیامت کے دن اللہ رب العزت کے نزدیک انبیا کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا۔سبحان اللہ

مزدور کا حصہ:۔

مزدور کو بھی نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی رحمۃ للعالمینی سے حصہ ملا۔آپ ﷺ کے پاس ایک صحابی آئے۔ انہوں نے مصافحہ کیا تو نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے دیکھا کہ ان کی ہتھیلی پر گٹے پڑے ہوئے تھے جس کی وجہ سے ہتھیلی سخت تھی۔آپ ﷺ نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ کہنے لگے،اے اللہ کے نبی ﷺ! میں پتھر توڑتا ہوں جس کی وجہ سے میرے ہاتھ سخت ہو گئے ہیں۔نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ ہاتھ سے محنت مزدوری کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔

گویا ملازمین اور محنت مزدوری کرنے والوں کو بھی نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی رحمۃ للعالمینی کے صدقے عظمت عطا ہوئی۔

پڑوسی کا حصہ:۔

پڑوسی کو بھی سید الانبیا ﷺ کی رحمۃ للعالمینی سے حصہ ملا۔ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ پڑوسی کے حقوق کے بارے میں جبرئیل امین علیہ السّلام اتنی دفعہ میرے پاس آئے کہ مجھے یہ محسوس ہونے لگا کہ شاید بندے کے مرنے کے بعد اس کے پڑوسی کو بھی اس کی وراثت میں شامل کرلیا جائے گا۔اندازہ لگائیے کہ پڑوسی کے حقوق کا کتنا اہتمام فرمایا گیا۔

یتیم کا حصہ:۔

نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی رحمۃ للعالمینی کے صدقے یتیم نے بھی حصہ پایا۔معاشرے میں عام طور پر یتیم کو کوئی بھی کچھ حق دینے کے لئے تیار نہیں ہوتا مگر نبی اکرم ﷺ نے آکر یتیم کے حقوق بھی متعیّن فرمائے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اَنَا وَ کَافِلُ الْیَتِیْمِ ھٰکَذَا جو آدمی کسی یتیم کی کفالت کرنے والا ہوگا وہ جنت میں میرے ساتھ ایسے ہوگا جس طرح ہاتھ کی دو انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتی ہیں۔

یتیم ۔۔۔نبی اکرم ﷺ کی نظر میں:۔

مشہور روایت ہے کہ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام عید کے دن گھر سے مسجد کی طرف تشریف لانے لگے راستے میں آپ ﷺ نے کچھ بچوں کو کھیلتے دیکھا۔انہوں نے اچھے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔بچوں نے سلام عرض کیا تو نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے جواب ارشاد فرمایا، اس کے بعد آپ ﷺ آگے تشریف لے گئے۔نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے آگے چل کر دیکھا تو ایک بچے کو خاموشی کے ساتھ اداس بیٹھا دیکھا۔ آپ ﷺ اس کے قریب رک گئے۔آپ ﷺ نے اس بچے سے پوچھا، تمہیں کیا ہوا ہے، کیا وجہ ہے کہ